اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مُردے کی بے بسی

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے امیرِ اہلسنّت کا یہ بیان مکمّل پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہ عزوجل آپ اپنے دل میں مَدَنی انقلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

﴿یہ بیان امیراہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی اجتماع (۱۲،۱۳،۱۱شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ مدینۃ الاولیاء ملتان) میں فرمایا۔ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ عبید الرضا ابن عطار﴾

دُرود شریف کی فضیلت

حضورِ سراپا نور، شافعِ یومُ النُّشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ نُورٌ علیٰ نور ہے، ''مجھ پر دُرود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔'' (فردوس الاخبار حدیث ۳۱۴۸ ج ۲ ص ۲۱۷ دار الکتاب العربی بیروت)

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

مُردہ اور غسّال

عالم مُحدِّث اور مشہور تابعی بُزرگ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ مَرنے والا ہر چیز کو جانتا ہے حتّٰی کہ غسّال سے کہتا ہے، تجھے خدا عزوجل کی قَسم ہے تو غُسل میں میرے ساتھ نرمی کر اور جب وہ اپنے جنازے میں ہوتا ہے، اُس سے کہا جاتا ہے، اپنے بارے میں لوگوں کی باتیں سُن۔ (شرح الصُّدور ص ۹۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مُردہ کیا کہتا ہے ؟

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مُردہ جب تخت پر رکھا جاتا ہے اور اُسے لیکر ابھی تین قدم ہی چلے ہوتے ہیں کہ وہ بولتا ہے اور اس کے کلام کو انسان اور جنّوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سُنواتا ہے۔ مُردہ کہتا ہے، ''اے میرے بھائیو! اور میرا جنازہ اُٹھانے والو! تمہیں دُنیا دھوکے میں نہ ڈال دے جیسا کہ مجھے ڈالے رکھا اور زمانہ تمہارے ساتھ نہ کھیلے جیسا کہ میرے ساتھ کھیلا، میں نے جو کچھ کمایا وہ اپنے وُرثاء کیلئے چھوڑا اللہ عزوجل قیامت والے دِن مجھ سے حساب لے گا اور میری گرفت فرمائے گا حالانکہ تم لوگ مجھے رُخصت کرتے اور مجھے پکارتے (یعنی میرے لئے روتے) ہو۔ (شرح الصُّدور ص ۹۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

جیتنے دُنیا سکندر تھا چلا جب گیا دُنیا سے خالی ہاتھ تھا

عُمر بھر کی بھاگ دوڑ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! اُس وقت کیسی بے کسی ہوگی جب رُوح جسم سے جدا ہوچکی ہوگی، وہ کس قدر بے بسی کا عالم ہوگا جس وَقت بیش قیمت کپڑے اُتارے جارہے ہوں گے، غسّال نہلا رہا ہوگا، لٹھے کا کفن پہنایا جارہا ہوگا، کیسی حسرت کی گھڑی ہوگی جب جنازہ اُٹھایا جارہا ہوگا۔ ہائے! ہائے! وہ دُنیا جس کے لئے عمر بھر بھاگ دوڑ کی تھی، جس کی خاطر راتوں کی نیندیں اُڑائی تھیں، طرح طرح کے خطرے مول لیے تھے، حاسِدین کے رُکاوٹیں کھڑی کرنے کے باوُجُود بھی جان لڑا کر دُنیا کا مال کماتے رہے تھے، دولت اکٹھی کرتے رہے تھے، مکان کو نہایت ہی اہتمام کے ساتھ مضبوط کیا تھا، اِس کو طرح طرح کے فرنیچر سے آراستہ کیا تھا، وہ سب چھوڑ کر رُخصت ہونا پڑ رہا ہوگا۔ آہ! قیمتی لباس کھُونٹی سے ٹنگا رہ جائے گا، کار ہوئی تو وہ گیرج میں کھڑی رہ جائے گی، کھیل کُود کے آلات، عَیش وطَرَب کے اَسباب اور ہر طرح کا سامان دھرا کا دھرا رہ جائے گا۔ اُس وقت مُردے کی بے بسی انتہا کو پہنچے گی جب اُس کو روشنیوں سے جگمگاتی عارضی خوشیوں سے مسکراتی دُنیائے ناپائیدار کے فانی گھر سے نکال کر اندھیری قبر میں مُنتَقِل کرنے کیلئے کندھوں پر لاد کر سوئے قبرِستان چل پڑیں گے۔

عالَمِ انقلاب ہے دُنیا چند لمحوں کا خواب ہے دُنیا
فخر کیوں دل لگا ئیں اس سے نہیں اچھی خراب ہے دُنیا

قبر کی دل ہلادینے والی کہانی

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدُالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتِقال سے ایک ہفتہ پہلے کا واقِعہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جنازے کے ساتھ قبرِستان تشریف لے گئے، وہاں ایک قَبر کے پاس بیٹھ کر غور وفکر میں ڈوب گئے، کسی نے عرض کیا، "یاامیرَ المؤمنین! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں تنہا کیسے تشریف فرما ہیں؟ فرمایا، "ابھی ابھی ایک قَبر نے مجھے پکار کر بلایا اور بولی، اے عُمَر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں اپنے اندر آنے والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرتی ہوں؟ میں نے اُس قبر سے کہا، مجھے ضَرور بتا۔ وہ کہنے لگی، جب کوئی میرے اندر آتا ہے تو میں اُس کا کفن پھاڑ کر جِسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی اور اس کا گوشت کھا جاتی ہوں، کیا آپ مجھ سے یہ نہیں پوچھیں گے کہ میں اس کے جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ میں نے کہا، ضَرور بتا۔ تو کہنے لگی، "ہتھیلیوں سے، گھٹنوں کو پِنڈلیوں سے اور پِنڈلیوں کو قدموں سے جدا کردیتی ہوں۔" اتنا کہنے کے بعد حضرت سیدنا عُمَر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہچکیاں لے کر رونے لگے۔ جب کچھ افاقہ ہوا تو اس طرح عبرت کے مَدَنی پھول لُٹانے لگے۔ "اے اسلامی بھائیو! اِس دُنیا میں ہمیں بہُت تھوڑا عرصہ رہنا ہے، جو اِس دُنیا میں (سخت گنہگار ہونے کے باوُجود) صاحبِ اقتِدار ہے وہ آخِرت میں انتہائی ذلیل وخوار ہے۔ جو اِس جہاں میں مالدار ہے وہ (آخِرت میں) فقیر ہوگا۔

اس کا جوان بوڑھا ہوجائے گا اور جو زندہ ہے وہ مرجائے گا۔ دُنیا کا تمہاری طرف آنا تمہیں دھوکہ میں نہ ڈال دے، کیونکہ تم جانتے ہو کہ یہ بہُت جلد رُخصت ہوجاتی ہے۔ کہاں گئے تلاوتِ قرآن کرنے والے؟ کہاں گئے بیتُ اللہ کا حج کرنے والے؟ کہاں گئے ماہِ رَمضان کے روزے رکھنے والے؟ خاک نے ان کے جسموں کا کیا حال کردیا؟ قبر کے کیڑوں نے ان کے گوشت کا کیا انجام کردیا؟ ان کی ہڈّیوں اور جوڑوں کے ساتھ کیا ہوا؟ اللہ عزوجل کی قسم! دُنیا میں یہ آرام دِہ نرم نرم بستر پر ہوتے تھے لیکن اب وہ اپنے گھر والوں اور وطن کو چھوڑ کر راحت کے بعد تنگی میں ہیں، ان کی بیواؤں نے دوسرے نِکاح کرکے دوبارہ گھر بسالئے، ان کی اولاد گلیوں میں دَربدر ہے، ان کے رِشتہ داروں نے ان کے مکانات ومیراث آپس میں بانٹ لی۔ وَاللہ! ان میں کچھ خوش نصیب ہیں جو قبروں میں مزے لُوٹ رہے ہیں اور وَاللہ! بعض قبر میں عذاب میں گرِفتار ہیں۔

افسوس صد ہزار افسوس، اے نادان! جو آج مرتے وَقت کبھی اپنے والِد کی کبھی اپنے بیٹے کی تو کبھی سگے بھائی کی آنکھیں بند کر رہا ہے، ان میں سے کسی کو نہلا رہا ہے، کسی کو کفن پہنا رہا ہے، کسی کے جنازے کو کندھے پر اُٹھا رہا ہے، کسی کے جنازے کے ساتھ جا رہا ہے، کسی کو قبر کے گڑھے میں اُتار کر دَفنا رہا ہے۔ (یاد رکھ! کل یہ سب کچھ تیرے ساتھ بھی ہونے والا ہے۔) کاش مجھے علم ہوتا! کون سا گال (قبر میں) پہلے خراب ہوگا۔ پھر حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور روتے روتے بے ہوش ہوگئے اور ایک ہفتہ کے بعد اِس دُنیا سے تشریف لے گئے۔

حجۃ الاسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِحیاء العلوم میں فرماتے ہیں، ''بوقتِ وَفات حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زَبان پر یہ آیتِ کریمہ جاری تھی:۔

تلک الدار الاخرة نجعلها للذین لایریدون علوا فی الارض ولا فسادا ط والعاقبة للمتقین ہ

ترجمۂ کنزالایمان: یہ آخِرت کا گھر ہم ان کیلئے کرتے ہیں جو زمین میں تکبّر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے۔ (پ ۲۰ القصص آیت ۸۳)

(حیاء العلوم ج ۴ ص ۵۱۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

شاہی موت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ رِقّت انگیز حِکایت عقلمندوں کے لئے زبردست تازیانۂ عبرت ہے۔ شاہی موت کا ایک مزید واقِعہ سماعت فرمائیں، چُنانچہ حجۃ الاسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِحیاء العلوم میں فرماتے ہیں، ''عین جانکنی کے عالم میں کسی نے خلیفہ عبدالملک بن مروان سے پوچھا، اِس وَقت آپ خود کو کیسا پارہے ہیں؟ جواب دیا، بالکل ویسا ہی جیسا کہ قرآنِ مجید کے ساتویں پارے میں سُورۃُ الْاَنعام کی آیت نمبر ۹۴

میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:۔

ولقد جئتمونا فرادیٰ کما خلقنکم اول مرۃ وَترکتم ما خولنکم ورآء ظھورکمْ ج

ترجمۂ کنزالایمان : اور بے شک تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے جو مال ومتاع ہم نے تمہیں دیا تھا۔ (پ ۷ الاَنعام ۹۵)

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۵۱۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سَلطَنت کام نہ آئی

حجۃ الاسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِحیاءُ العلوم میں فرماتے ہیں، ''مشہور عبّاسی خلیفہ ہارون رشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جب آخری وَقت آیا تو وہ اپنے کفن کو اُلٹ کر بار بار حسرت سے دیکھتے اور پارہ ۲۹ سورۃُ الْحآقّۃ کی یہ آیتیں پڑھتے:۔

مآاغنیٰ عنّیْ مالیہْ ج ھلکَ عنیْ سلطنیہْ ج

ترجمۂ کنزالایمان : میرے کچھ کام نہ آیا میرا مال میرا سب زور جاتا رہا۔ (پ ۲۹ الحاقّہ ۲۸، ۲۹)

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۵۱۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

دُنیا میں آمَد کا مَقصد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقت یہ ہے کہ اِس دُنیا میں آکر ہم سخت آزمائش میں مُبتلا ہوگئے ہیں، ہماری آمد کا مقصد کچھ اور تھا مگر شاید ہم سمجھ کچھ اور بیٹھے ہیں! ہمارا اندازِ زِندگی یہ بتا رہا ہے کہ معاذ اللہ عزوجل گویا ہمیں کبھی مرنا ہی نہیں۔ یاد رکھئے! ہمیں یہاں ہمیشہ نہیں رہنا، اِس دنیا میں آنے کا مقصد صِرف مال کمانا یا فقط دنیا کے عُلُوم وفُنُون کی ڈِگریاں پانا اور صِرف دُنیوی تَرقّیاں حاصِل کرنا نہیں ہے، قراٰنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:۔

افحسبتم انمَا خلقنٰکم عَبثاوانّکم اِلینَا لاَ ترجَعون (پ ۱۸ المؤمنون ۱۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان : تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں؟

یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے
بن تُو مت اَنجان آخر موت ہے

مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی
عاقل و نادان آخر موت ہے

کیا خوشی ہو دِل کو چندے زیست سے
غمزدہ ہے جان آخر موت ہے

مُلکِ فانی میں فنا ہر شَے کو ہے
سن لگا کر کان آخر موت ہے

بارہا عِلمی تجھے سمجھا چکے
مان یا مت مان آخر موت ہے

وُزارتیں کام نہیں آئیں گی

یقیناً اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اگر اِس نے اپنی زندگی کے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں کی اور بروزِ محشر گناہوں کا انبار لیکر اپنے پروردگار عزوجل کے دربار میں پیش ہوگیا تو دُنیا کی بے شمار دولت بھی اسے اپنے رب عزوجل کے قہروغضب سے نہیں بچاسکے گی۔ دُنیوی عُلوم وفُنون، کارخانے، اسلِحہ (اَس۔لِ۔حہ)، دُنیوی سورس (Source)، منصب، وُزارتیں، دُنیوی آسائشیں، شُہرتیں، قوّتیں، دُنیوی عظمتیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سُرخرو نہیں کرسکیں گی۔

اِقتدار کے نشے میں مَست ہوکرایک دوسرے کے عَیبوں کو اُچھالنے والوں! دہشت گردیوں کا بازار گرم کرنے والوں! مسلمانوں کے حُقوق پامال کرنے والوں کے لئے لمحۂ فِکریہ ہے، اگر معصیت کے سبب اللہ تعالیٰ ناراض ہوگیا، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رُوٹھ گئے اور ایمان برباد ہوگیا تو وہ وہ مشکلات دَرپیش ہونگیں جن کا کبھی بھی حل نہیں ہوں گی۔

قرآنِ پاک کے تیسویں پارے میں سورۃُ الھُمَزہ میں ارشاد ہوتا ہے:۔

بسمِ اللّٰہ الرَّحمن الرحیمِ

ویلٌ لّکلِّ ھمزۃٍ لُّمزۃِ لا نِالّذی جمع مَالا و عددہ‘ لا یحسبُ انّ مالہ‘ اخلدہ‘ ج

کلاَّ لینبذن فِی الحطمَۃِ صلے وماآدرٰکَ ماالحطمۃ ط نارُاللّٰہ الموقدۃ لا

الّتیْ تطلعُ علی الافئدۃ ط انھا علیھم مؤصدۃ لا فی عَمَدٍ ممدۃٍ ع

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جونہایت مہربان رحم والا۔ خرابی ہےاس کے لئے جولوگوں کے مُنہ پرعیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے، جس نے مال جوڑا اور گِن گِن کررکھا کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس دُنیا میں ہمیشہ رہے گا، ہرگز نہیں ضَرور وہ رَوندنے والی میں پھینکا جائے گا اور تُو نے کیا جانا کیا رَوندنے والی، اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے، وہ جو دِلوں پر چڑھ جائے گی، بے شک وہ ان پر بند کردی جائے گی۔ لمبے لمبے سُتونوں میں۔

چار بنیادی دعویے

حضرتِ سیِّدُنا شقیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے، ”لوگ چار چیزوں کا دعویٰ کرتے ہیں مگر ان کا عمل ان کے دعوے کے خلاف ہے۔

۱۔ ان کا زبانی قول تو یہ ہے کہ ہم اللہ عزوجل کے بندے ہیں مگر ان کے عمل آزادوں جیسے ہیں۔

۲۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی ہماری روزی کا کفیل ہے مگر وہ بہت کچھ مال ودولت جمع کر لینے کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوتے۔

۳۔ کہتے ہیں کہ دُنیا آخرت سے بہتر ہے مگر وہ صرف دُنیا ہی کی بہتری کیلئے کوشاں ہیں۔

۴۔ کہا کرتے ہیں کہ ہمیں ایک دِن ضرور مرنا پڑے گا مگر زندگی کا انداز ایسا ہے کہ گویا کبھی مرنا ہی نہیں۔

پہلا دعویٰ "میں اللہ عزوجل کا بندہ ہوں"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی مقامِ غور ہے یقیناً ہر مسلمان یہ اِقرار کرتا ہے کہ "میں اللہ عزوجل کا بندہ ہوں" اور ظاہر ہے بندہ "پابند" ہوتا ہے، مگر اکثر مسلمانوں کے کام آزادوں والے ہیں، دیکھئے! جو کسی کا ملازِم ہوتا ہے وہ اُس کی مرضی کے مطابق کام کرتا ہے، یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اُسی کا رِزق کھا رہے ہیں، مگر افسوس ہمارے کام کامل بندوں والے نہیں، اس کا حُکم ہے نَماز پڑھو، مگر سُستی کر جاتے ہیں، رَمَضان کے روزوں کا حُکم ہے، لیکن وہ نہیں رکھ پاتے۔ اِسی طرح دیگر اَحکاماتِ خداوندی عزوجل کی بجا آوری میں سخت کوتاہیاں ہیں۔

دوسرا دعویٰ "اللہ عزوجل ہی روزی دینے والا ہے"

بے شک "اللہ تعالیٰ ہی روزی کا کفیل ہے" مگر پھر بھی حُصُولِ رِزق کا انداز نہایت عجیب وغریب ہے۔ اللہ تعالیٰ کو رزّاق ماننے اور اللہ تعالیٰ کو روزی دینے والا تسلیم کرنے کے باوُجود نہ جانے کیوں لوگ سُود کا لین دَین کرتے ہیں، سُودی قرضے لیکر فیکٹریاں چلاتے اور عمارتیں بنواتے ہیں! جب اللہ تعالیٰ کو روزی دینے والا تسلیم کرلیا ہو تو کون سی بات رِشوت لینے پر مجبور کرتی ہے؟ کیا وجہ ہے کہ مِلاوٹ والا مال فریب کاری کے ساتھ بیچنا پڑتا ہے؟ کیوں چوریوں اور لوٹ مار کا سلسلہ ہے؟ روزی کے یہ حرام ذرائع تم نے کیوں اپنا رکھے ہیں؟

تیسرا دعویٰ "دُنیا سے آخرت بہتر ہے"

یقیناً "دُنیا سے آخرت بہتر ہے" یہ دعویٰ کرنے کے باوُجود صد کروڑ افسوس! انداز صرف اور صرف دُنیا کو بہتر بتانے والا ہے، فَقَط دُنیا کی دولت سمیٹنے ہی کی مصروفیت ہے، ہر شخص دنیا کے مال ہی کا متوالا نظر آرہا ہے اور زِندگی جینے کا طرز یہ بتاتا ہے گویا دُنیا سے کبھی جانا ہی نہیں۔

چوتھا دعویٰ "ایک دِن مرنا پڑے گا"

یقیناً "ہمیں ایک دِن مرنا پڑے گا" یہ تسلیم کرنے کے باوُجود افسوس صد کروڑ افسوس زِندگی کا انداز ایسا ہے گویا کبھی مرنا نہیں، دیکھئے! حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، "ہمیں ایک دِن مرنا پڑے گا" کے دعوے کی عملی تصویر تھے، ان کی زندگی کا انداز یہ تھا کہ ہر وقت اس طرح سہمے رہتے تھے جیسے انہیں سزائے موت سنادی گئی ہو۔ (مُلَخّصاً اِحیاء العلوم ج ۴ ص ۱۹۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت) جس کو آج کل "بلیک وارنٹ" کہتے ہیں۔ حالانکہ ان معنوں کو پر ہر ایک کے لئے بلیک وارنٹ جاری ہوچکا ہے کہ جو بھی پیدا ہوا ہے اسے مرنا ہی پڑے گا، ہر جاندار پیدا ہونے سے قبل ہی گویا "ہِٹ لسٹ" پر آچکا ہے، یعنی پیدا ہونے سے پہلے ہی، اس کی روزی اور عُمر کا تَعَیُّن ہوگیا بلکہ اس کے دَفن ہونے کی جگہ بھی مقرر ہوچکی۔ رِحْمِ مادر میں

انسان کا پُتلا بنانے کیلئے فِرِشتہ زمین کے اُس حصّے سے مٹّی لاتا ہے جہاں یہ بندہ عمر گزارنے کے بعد مر کر دفن ہوگا۔ سنو! سنو! بندہ اپنے حصّے کی روزی کھا کر، زندگی گزار کر لوگوں کے کندھوں پر جنازہ کے پنجرے میں سُوار ہو کر جب جانبِ قبرِستان سدھارتا ہے اُس وَقت کیا کہتا ہے۔ چُنانچِہ

جنازے کا اعلان

سرکارِ مدینہ سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے اگر لوگ اس کا (یعنی مرنے والے کا) ٹھکانہ دیکھ لیں اور اس کا کلام سُن لیں تو مُردے کو بھول جائیں اور اپنی جانوں پر روئیں۔ جب مُردے کو تخت پر رکھ کر اُٹھایا جاتا ہے اُس کی روح پھڑ پھڑا کر تخت پر بیٹھ کر نِدا کرتی ہے، "اے میرے اَہل وعِیال! دُنیا تمہارے ساتھ اس طرح نہ کھیلے جیسا کہ اِس نے میرے ساتھ کھیلا، میں نے حلال اور غیرِ حلال مال جمع کیا اور پھر وہ مال دوسروں کے لئے چھوڑ آیا۔ اس کا نَفع اُن کیلئے ہے اور اِس کا نقصان میرے لئے۔ پس جو کچھ مجھ پر گُزری ہے اس سے ڈرو (یعنی عبرت حاصل کرو)۔ (التَّذکِرۃ قُرطبی ص ۷۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقامِ غور ہے! واقعی ہر جنازہ زبردست مُبلِّغ ہے اور گویا ہمیں پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اے پیچھے رہ جانے والو! جس طرح آج میں دُنیا سے جا رہا ہوں عنقریب تمہیں بھی میرے پیچھے پیچھے آنا ہے۔ یعنی جنازہ گویا ہماری رہنُمائی کر رہا ہے!

جنازہ آگے بڑھ کے کہہ رہا ہے اے جہاں والو! مرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنُما میں ہوں

مُردوں سے گُفتگو

شرحُ الصدور میں ہے، "حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک بار ہم حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کرّم اللّٰہُ تعالیٰ وَجہَہُ الکریم کے ہمراہ مدینۂ مُنوَّرہ کے قبرِستان گئے۔ حضرتِ مولیٰ علی کرّم اللّٰہُ تعالیٰ وَجہَہُ الکریم نے قبر والوں کو سلام کیا اور فرمایا، "اے قبر والو! تم اپنی خبر بتاؤ گے یا ہم تمہیں بتائیں۔ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے قبر سے "وَعَلَیْکُمُ السَّلامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ" کی آواز سُنی اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا، "یا امیرَ المؤمنین! آپ ہی خبر دیجئے کہ ہمارے مرنے کے بعد کیا ہوا؟" حضرتِ مولیٰ علی کرّم اللّٰہُ تعالیٰ وَجہَہُ الکریم نے فرمایا، "سن لو! تمہارے مال تقسیم ہوگئے، تمہاری بیویوں نے دوسرے نکاح کر لئے، تمہاری اولاد یتیموں میں شامل ہوگئی، جس مکان کو تم نے بہت مضبوط بنایا تھا اُس میں تمہارے دُشمن آباد ہوگئے۔" اب تم اپنا احال سناؤ۔ یہ سن کر ایک قبر سے آواز آنے لگی، "یا امیرَ المؤمنین! ہمارے کفن تار تار ہوگئے، ہمارے بال جھڑ کر مُنتَشِر ہوگئے، ہماری کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں،

ہماری آنکھیں بہ کر رُخساروں پر آگئیں اور ہمارے نتھنوں سے پیپ بہہ رہی ہے اور ہم نے جو کچھ آگے بھیجا (یعنی جیسے عمل کئے) اُسی کو پایا، جو کچھ پیچھے چھوڑا اُس میں نقصان ہوا۔" (شرح الصُّدور ص ۲۰۹ دارالکتب العلمیة بیروت) تو میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیچھے کیا چھوڑا، اِس پر بھی بندہ غور کرے۔ ناجائز کاروبار یا گناہوں کے آلات وغیرہ چھوڑ کر مرے اور وُرثا اُن چیزوں کو اپنائیں تو اس کا انجام انتہائی لرزہ خیز ہے۔ ایک عبرتناک واقِعہ سنئے۔

T.V چھوڑ کر مرنے پر عذاب قبر

ایک اسلامی بھائی نے برطانیہ سے تحریر بھیجی تھی اُس کا خُلاصہ اپنے انداز و اَلفاظ میں عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں، "اندرونِ سندھ میں رہنے والے ایک بُزرگ نے مجھے بتایا کہ ایک رات میں قبرِستان میں ایک تازہ قَبر کے پاس بیٹھ گیا تاکہ عبرت حاصل ہو، بیٹھے بیٹھے اُونگھ آگئی اور قبر کا حال مجھ پر منکشِف ہو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ قبر والا آگ کی لپیٹ میں ہے اور چلّا رہا ہے اور کہہ رہا ہے، "مجھے بچالو! مجھے بچالو!" میں نے کہا، "میں کیسے بچاؤں؟" اُس نے کہا تھوڑے ہی دِن پہلے میرا انتِقال ہوا ہے، میرا جوان بیٹا اِس وقت ٹی۔وی پر ڈِرامہ دیکھ رہا ہے، جب جب وہ ایسا کرتا ہے مجھ پر شدید عذاب شروع ہو جاتا ہے، خدا عزَّوجلَّ کے واسطے میرے جوان بیٹے کو سمجھاؤ کہ عَیش کوشیوں میں نہ پڑے، وہ یہ ٹی۔وی نہ دیکھا کرے کیونکہ اسے میں نے خریدا تھا اور اب اس کی وجہ سے میں پھنس گیا ہوں، افسوس کہ میں نے اس کی دُنیوی تربیّت تو کی لیکن اسلامی تربیّت نہ کی، اسے گناہوں سے منع نہ کیا اور قبر و آخِرت کے مُعامَلات سے خبردار نہ کیا"۔ قبر والے نے اپنا نام و پتا بھی بتادیا۔ چنانچہ میں صبح قریبی بستی میں واقع اُس شخص کے مکان پر پہنچا، نوجوان نے رات فِلم دیکھنے کا اِعتِراف کیا، میں نے جب اس کو اپنا خواب سُنایا تو اپنے والدِ مرحوم کی لاچاری اور عذاب میں گرفتاری کے صدمے میں رونے لگا اور اس نے اپنے گھر سے T.V نکال کر باہَر کیا۔

T.V نکال دینے پر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مُبارکباد

ایک میجر کا بیان ہے، میں اُن دِنوں مَنگلا ڈیم میں ہوا کرتا تھا "دِینہ" (جہلم) کے اسلامی بھائیوں نے سنّتوں بھرے بیان کی بعض کیسیٹیں تحفے میں دیں۔ وہ کیسیٹیں گھر میں چلائی گئیں۔ ان میں سندھ کے بُزرگ والا واقِعہ بھی تھا سن کر ہم سب اللہ عزَّوجلَّ کے عذاب سے ڈر گئے اور اتِّفاقِ رائے سے ٹی۔وی کو گھر سے نکال دیا۔ خدا کی قسم! T.V گھر سے نکالنے کے تقریباً ایک ہفتہ بعد میرے بچّوں کی امّی نے (غَیب کی خبر دینے والے) مَدَنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زِیارت کی اور پیارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہیں مبارَک ہو کہ تمہارا گھر سے ٹی۔وی نکال دینے کا عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں منظور ہو گیا ہے۔

چھوڑ دے ٹی۔وی کو وی۔سی۔آر کو کردے یوں راضی شہِ ابرار صلی اللہ علیہ وسلم کو

حیلے بہانے مت کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب دیکھیں کون خوش نصیب ایسا ہے جو اِس مصیبت کو اپنے گھر سے نکالتا ہے اور معاذ اللہ عزوجل کون بدنصیب ایسا ہے کہ ٹی۔وی چھوڑ کر مرتا اور اللہ عزوجل نہ کرے، اللہ عزوجل نہ کرے قبر میں پھنستا ہے! شاید شیطان آپ کو وَسوسے ڈالے کہ معلوم نہیں دعوتِ اسلامی والے کہاں کہاں سے یہ واقعات اُٹھا کر لاتے ہیں، ٹی۔وی تو فُلاں فُلاں کے گھر میں بھی ہے، دیکھئے! مجھے مطمئن کرنے کے لئے یہ دلیل کافی نہیں۔آپ کو مجھے اس ٹی۔وی کے فضائل بتانے پڑیں گے، مَثَلاً سمجھانا ہوگا کہ بے حیا عورت کو ٹی۔وی پر ناچتے ہوئے دیکھنے میں معاذ اللہ عزوجل اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی، نیز جو بے پردہ عورت خبریں سناتی ہے اس کو دیکھنا اور سننے میں اتنا اتنا ثواب ہے۔نیز موسیقی سننے اور قومی تباہی کے رَقص دیکھنے، وغیرہ کے فضائل بھی بیان کرنے ہوں گے۔یقیناً یقیناً آپ کبھی بھی ان کے فضائل نہیں بتا پائیں گے۔آپ میرے بیان کردہ واقعات کو تسلیم کریں یا نہ کریں مگر بلکہ خوفِ خدا عزوجل رکھنے والوں کا ضمیر پکار پکار کر کہہ رہا ہوگا کہ یہ ٹی۔وی گناہوں کے میٹر کو تیزی سے چلانے والا ہے۔اس نے معاشرے کو تباہ و بَرباد کر کے رکھ دیا، اَخلاق خراب کر دیئے، بے حیائی اور بے پردگی اس ٹی۔وی کی وجہ سے بہت زیادہ عام ہوئی اور کچھ کمی رہ گئی تھی تو وہ ڈش اینٹینا نے پوری کردی۔T.V نے ہماری بہو بیٹیوں کو نت نئے فیشن سکھائے، ہمارے نوجوان بیٹوں کو عشق کے افسانے سُنا کر لڑکیوں کے عشق میں پھنسا کر ان کی زندگیاں تباہ کر دیں اور اسی چکر میں ہماری بہو بیٹیوں کو برباد کر دیا۔چھوٹے چھوٹے بچوں کی حالت یہ کر دی کہ وہ موسیقی کی دھنوں پر ٹانگیں تِھرکاتے نظر آتے ہیں۔اب رہی سہی کسر انٹرنیٹ پوری کرنے لگا ہے، مسلمان تباہ حال ہو چکے ہیں، کافر طاقتیں اسطرح پیچھے لگ گئیں اور انہوں نے اس قدر عیش کوشیوں کا عادی بنا دیا ہے کہ معاذ اللہ عزوجل مسلمان کُفّار کے دستِ نگر ہو کر رہ گئے۔حالانکہ ایک دور وہ تھا کہ صرف ۳۱۳ مُسلمان میدان بدر میں آئے تو انہوں نے کفّارِ ناہنجار کے ایک ہزار کے لشکرِ جرّار کے چھکّے چھڑا دیئے،

ان کا ایمان یہ تھا ؎

نہ تیغ و تیر پر تکیہ نہ بھالے پر نہ خنجر پر
بھروسہ تھا تو اس مَدَنی مدینے والے سرور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر

اور ان کی شان یہ تھی کہ ؎

غلامانِ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جان دینے سے نہیں ڈرتے
سَر کٹ جائے یا رہ جائے وہ پرواہ نہیں کرتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! اپنے گناہوں سے سچی توبہ کیجئے اور یہ بھی عہد کیجئے کہ آئندہ گناہ سے بچ کر نیکیاں اپنائیں گے۔ آیئے چند گناہوں کا عذاب سنئے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل اس سے خوفِ خدا جَلَّ جَلالُہٗ پیدا ہوگا اور توبہ کرنے کی طرف رغبت ہوگی۔

خوفناک کُنواں

جَھنّم میں غَیّ نامی ایک خوفناک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم کی دیگر وادیاں پناہ مانگتی ہیں۔" یہ وادی زانیوں، شرابیوں، سُود خوروں، جھوٹے گواہوں اور ماں باپ کے نافرمانوں کی لئے ہے۔ (روحُ البیان ج ۵ ص ۳۴۵ داراحیاء التراث العربی بیروت)

گنجا اَژدَھا

حضرتِ سیِّدُ نا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ عزوجل نے مال عطا فرمایا اور اُس نے اُس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دِن اُس کے مال کو ایک گنجے اَژدھے کی صورت میں بنادیا جائے گا کہ اس اَژدھے کی دوچِتّیاں ہوں گی (جو اس کے بہت ہی زہریلے ہونے کی نشانی ہے) اور وہ اَژدھا اس کے گلے کا طوق (یعنی ہار) بنادیا جائے گا جو اپنے جبڑوں سے اس کو پکڑے گا اور کہے گا، میں ہوں تیرا مال، تیرا خزانہ۔

(صحیح بخاری حدیث ۱۴۰۳ ج ۱ ص ۴۷۴ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

چالیس دن تک نمازیں نا مقبول

شرابیں پینے والے اور ہیروئین اور چرس کے کَش لگانے والے، زِنا اور جُوئے کے اڈّے چلانے والوں کیلئے لمحۂ فکریہ۔

حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، "رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، جو شراب پی لے گا چالیس دِن تک اُس کی نماز قبول نہیں ہوگی اگر اُس نے توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرمالے گا۔ پھر اگر دوبارہ شراب پی لی تو پھر چالیس دِن تک اُس کی نماز قبول نہیں ہوگی اگر اُس نے توبہ کرلی تو اللہ عزوجل اُس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر تیسری بار شراب پی لی تو پھر چالیس دِنوں تک اُس کی نماز قبول نہیں ہوگی اگر اُس نے توبہ کرلی تو اللہ عزوجل اُس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر چوتھی مرتبہ اُس نے شراب پی لی تو پھر چالیس دِنوں تک اُس کی نماز قبول نہیں ہوگی اِس کے بعد اُس نے توبہ کرلی تو اُس کی توبہ قبول نہیں ہوگی اور قیامت کے دِن اُس کو جہنم میں دوزخیوں کی پیپ کی نَہر میں سے پلایا جائے گا۔

(جامع ترمذی حدیث ۱۸۶۹ ج ۳ ص ۳۴۱ دارالفکر بیروت)

شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شراب سے نفرت

حضرتِ امیرالمؤمنین سیّدُنا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا کرم اللّٰہُ تعالیٰ وَجہَہُ الکریم شراب سے نفرت کا اِظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں، ''اگر کسی کُنوئیں میں شراب کا ایک قطرہ گر جائے اور اس پر مَنارہ تعمیر کیا جائے میں اُس منارے پر اذان نہ دوں، اگر کسی دریا میں شراب کا ایک قطرہ گر جائے پھر وہ دریا خشک ہو جائے اور وہاں گھاس اُگ آئے تو اُس گھاس پر میں اپنے جانور نہ چَراؤں۔''

(روحُ البیان ج ۱ ص ۳۴۰ داراحیاء التراث العربی بیروت)

ظالم والدین کی بھی اطاعت

ماں باپ کی نافرمانی کرنے والوں کو گھبرا کر توبہ کر لینی اور والِدَین سے مُعافی مانگ کر ان کو راضی کر لینا چاہئے۔ حضرتِ سیّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایت ہے، سرکارِ نامدار، مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پروَرْدگار عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ''جو شخص ماں باپ کا فرمانبردار ہوتا ہے اُسکے لئے جنّت کے دو دَروازے کُھل جاتے ہیں۔ اگر ماں باپ میں سے ایک ہی موجود ہو اور وہ ایک ہی کا فرمانبردار ہو تو اُس کیلئے جنّت کا ایک دروازہ کُھل جاتا ہے اور جو شخص اپنے ماں باپ کا نافرمان ہوتا ہے اُس کیلئے جہنّم کے دو دَروازے کُھل جاتے ہیں اور اگر ماں باپ میں سے ایک ہی موجود ہو اور وہ ایک ہی کا نافرمان ہو تو جہنم کا ایک ہی دَروازہ اُس کے لئے کُھلتا ہے۔ یہ سُن کر ایک صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اگرچہ اُس کے ماں باپ اُس پر ظُلم کرتے ہوں؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ اُس کے ماں باپ نے اُس پر ظُلم کیا ہو، اگرچہ اس کے ماں باپ نے اس پر ظُلم کیا ہو، اگرچہ اُس کے ماں باپ نے اُس پر ظُلم کیا ہو۔ (شُعَبُ الایمان حدیث ۷۹۱۶ ج۶ ص۲۰۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

وعدہ خِلافی کا وبال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر والدین خلافِ شریعت حُکم دیں تو اس بات میں ان کی فرمانبرداری نہ کی جائے۔ مثلاً حرام روزی کما کر لانے یا داڑھی مُنڈانے کا حکم دیں تو یہ باتیں نہ مانی جائیں، گناہ کی باتوں میں ماں باپ کی فرمانبرداری کرنے والا گنہگار اور جہنم کا حقدار ہوگا۔ جو بات بات پر وعدہ کر لیتے مگر بلا عذرِ شرعی پورا نہیں کرتے اُن کیلئے مقامِ غور ہے۔

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیدنا علیُّ المرتضٰی کرم اللّٰہُ تعالیٰ وَجہَہُ الکریم روایت فرماتے ہیں کہ مکّے مدینے کے سلطان سرکارِ دوجہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''جو مسلمان وعدہ خِلافی کرے اُس پر اللہ تعالیٰ اور فِرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فَرض قبول ہوگا نہ نَفل۔'' (بخاری شریف حدیث ۱۸۷۰ ج ۱ ص ۶۱۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

پیٹ میں سانپ

حضرتِ سیِّدُنا ابُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات مجھے ایک ایسی قوم کے پاس سَیر کرائی گئی کہ اُن کے پیٹ کوٹھریوں کے مِثل تھے جن میں سانپ بھرے تھے جو پیٹوں کے باہَر سے نظر آرہے تھے۔ میں نے پوچھا، اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ سُود کھانے والے ہیں۔

(سُنن ابن ماجہ حدیث ۲۲۷۳ ج ۳ ص ۷۱ دارالمعرفۃ بیروت)

36 بار زِنا سے بُرا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سُود کا ایک دِرہَم جان بوجھ کر کھانا **چھتیس** مرتبہ زِنا کرنے سے بھی زیادہ سخت اور بڑا گناہ ہے۔

(سنن الدار قُطنی حدیث ۲۸۱۹ ج ۳ ص ۱۹)

جَہنّم کا توشہ

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بندہ جو حرام مال کمائے گا اگر خرچ کرے گا تو اُس میں بَرَکت نہ ہوگی اور اگر صَدَقہ کرے گا وہ مقبول نہیں ہوگا اور اگر اُس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑ کر مرجائے گا تو وہ اُس کیلئے جَہنّم کا توشہ بن جائے گا۔ (مُسندِ امام احمد حنبل ۳۶۷۲ ج ۲ ص ۳۴ دارالفکر بیروت

سات مَدَنی اُصُول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوش میں آیئے، غفلت سے بیدار ہوجایئے، جھٹ پٹ گناہوں سے توبہ کرلیجئے، فرنگی تہذیب سے پیچھا چھڑایئے، میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میٹھی میٹھی سنّتیں اپنایئے، اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اِصلاح کا بھی ذِہن بنایئے، نیکی کی دعوت کی خاطر مرمٹنے کا جذبہ پیدا کیجئے، جان و مال اور وَقت سب کچھ اِحیائے سنّت کے لئے قربان کرنے کا ذَوق بڑھایئے اور نیّت فرمایئے کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے** اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل اپنی اِصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنا ہے۔ ان دونوں مَدَنی کاموں کا عادی بننے کیلئے مجھے اپنی ذات پر یہ سات مَدَنی اُصول نافِذ کرنے ہیں۔

۱. ہرنَماز باجماعت مسجِد میں ادا کرنی ہے اور اس کیلئے ہرنَماز میں کم ازکم ایک کو دعوت دیکر اپنے ساتھ مسجد میں لے جانے کی کوشش کرنی ہے۔
۲. روزانہ کم ازکم دو گھنٹے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں پر صَرف کرنے ہیں۔
۳. ہفتے میں ایک روز عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت میں اوّل تا آخر شرکت کرنی ہے۔
۴. ہفتہ وار اجتماع میں پابندی کے ساتھ شروع سے خَتم تک حاضِری دینی ہے۔
۵. روزانہ مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کرنا اور ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دِن کے اندر اندر ذِمّہ دار کو جمع کروانا ہے۔
۶. زِندگی میں یکمُشت 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں 30 دن اور عمر بھر ہر ماہ تین دن کیلئے مَدَنی قافلے میں سفر کرنا ہے۔
۷. اِنفرادی کوشش کے ذَرِیعے اسلامی بھائیوں کو مَدَنی ماحول میں لانا ہے۔